481

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سردرد کی بدستور تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بدوملہی اور وہاں سے جموں بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں ×

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسمِ محمدؐ میں سرِ محبوبیت اور اسمِ احمدؐ میں سرِ عاشقیت ہے

"یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورۂ فاتحہ میں مذکور ہیں۔ (۱) رب العالمین سب کا پالنے والا (۲) رحمان۔ بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا (۳) رحیم۔ کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام و اکرام کرنے والا۔ اور خدمت قبول کرنے والا۔ اور ضائع نہ کرنے والا (۴) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔ سو احمدؐ وہ ہے۔ جو ان چاروں صفتوں کو ظلّی طور پر اپنے اندر جمع کر لے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ احمدؐ کا نام مظہر جمال ہے۔ اور اس کے مقابل پر محمدؐ کا نام مظہر جلال ہے۔ وجہ یہ کہ اسم محمدؐ میں سر محبوبیت ہے۔ کیونکہ جامع محامد ہے۔ اور کمال درجہ کی خوبصورتی اور جامع المحامد ہونا جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے۔ لیکن اسم احمدؐ میں سر عاشقیت ہے۔ کیونکہ حامدیت کو انکسار اور عشقی تذلل اور فروتنی لازم ہے۔ اسی کا نام جمالی حالت ہے۔ اور یہ حالت فروتنی کو چاہتی ہے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں شانِ محبوبیت بھی تھی۔ جس کا اسم محمدؐ مقتضی ہے کیونکہ محمدؐ ہونا یعنی جامع جمیع محامد ہونا شانِ محبوبیت پیدا کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میں شانِ محبّیت بھی تھی۔ جس کا اسم احمدؐ مقتضی ہے۔ کیونکہ حامد کے لئے محب ہونا ضروری ہے۔ ہر ایک شخص کسی کی سچی اور کامل تعریف تبھی کرتا ہے۔ جبکہ اس کا محب بلکہ عاشق ہو۔ اور عاشق اور محب ہونے کے لئے فروتنی لازم ہے۔ اور یہی جمالی حالت ہے۔ جو حقیقت احمدیہ کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ محبوبیت جو اسم محمدؐ میں مخفی تھی۔ صحابہ کے ذریعہ

احمدی مجاہدین کی ممالک غیر کو روانگی

قادیان ۲۷ ستمبر۔ آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے مولوی رحمت علی صاحب جاوا اور چودہری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی تحریک جدید کے ماتحت ہانگ کانگ چین میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بذات خود سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جہاں مقامی جماعت کا ایک بہت بڑا مجمع مجاہدین کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھا نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز باوردی حاضر تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر ہر دو مجاہدین کو معانقہ و مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور اپنے دست مبارک سے ہار پہنائے۔ بعض اور دوستوں نے بھی ہار پہنائے۔ اور گاڑی نعرہائے تکبیر۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ احمدی مبلغین زندہ باد کے درمیان روانہ ہوگئی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نئے مہمان خانہ کی بنیاد رکھی

قادیان ۲۷ ستمبر۔ آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے نئے مہمان خانہ کی بنیاد رکھی۔ جو محلہ دارالانوار میں حضور کی کوٹھی دارالحمد کے بالمقابل تعمیر ہونے لگا ہے۔ اس موقعہ پر ایک بڑے مجمع سمیت حضور نے دعا فرمائی۔ اس کے بعد تھوڑی دیر تک مہمان خانہ کا نقشہ ملاحظہ فرماتے رہے۔ اور پھر واپس تشریف لے آئے ؛

ماہ ستمبر کی آخری جمعرات کا روزہ اور دعا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ ستمبر کی آخری جمعرات ۳۰ ستمبر کو ہوگی۔ جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تمام احمدیوں کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور ان مشکلات کے ازالہ کے لئے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دعائیں مانگنی چاہئیں۔ بالخصوص یہ دعا نہائت تضرع اور ابتہال کے ساتھ مانگی جائے۔ کہ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم یعنی اے خدا ہم دشمنوں کی گردنوں پر تیرے ہی ہتھیار چلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے شرور اور فتن سے تیری ہی حفاظت چاہتے ہیں ؛

اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ اور حضور ایدہ اللہ کے مقاصد عالیہ کے پایۂ تکمیل تک پہونچنے کے لئے غیر معمولی جوش اور الحاح اور درد دل سے دعائیں کی جائیں۔ تا اللہ تعالٰے کی غیر معمولی نصرت و تائید حضور کے لئے نازل ہو اور وہ تمام روکاوٹیں دور ہوں۔ جو احمدیت کی کامیابی کے راستہ میں حائل ہیں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۱۴۸	عائشہ بی بی صاحبہ ریاست کشمیر
۱۱۴۹	ہدائت بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۱۵۰	مہرالدین صاحب 〃 〃
۱۱۵۱	غلام نبی صاحب 〃 گورداسپور
۱۱۵۲	امام بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۵۳	نیاز بیگم صاحبہ بنت علی بخش صاحب 〃 〃
۱۱۵۴	نیاز بیگم صاحبہ بنت مہدی خانصاحب 〃 〃
۱۱۵۵	ہاجرہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۵۶	رشیدہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۵۷	محمد رشید صاحب 〃 〃
۱۱۵۸	اہلیہ صاحبہ فضل دین صاحب 〃 〃
۱۱۵۹	عبدالرحیم صاحب 〃 〃
۱۱۶۰	عبدالعزیز صاحب 〃 〃
۱۱۶۱	نور بیگم صاحبہ 〃 〃
۱۱۶۲	امۃ اللہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۶۳	عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مستری دین محمد صاحب 〃 〃
۱۱۶۴	عزیزہ بیگم صاحبہ بنت محمد علی صاحب 〃 〃
۱۱۶۵	عزیزہ بیگم صاحبہ بنت نظام الدین صاحب 〃 〃
۱۱۶۶	شریف احمد صاحب 〃 〃
۱۱۶۷	فضل بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۶۸	احمد بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۶۹	غلام قادر صاحب 〃 〃
۱۱۷۰	بشیر محمد صاحب 〃 〃
۱۱۷۱	زینب بی بی صاحبہ زوجہ بشیر محمد صاحب 〃 〃
۱۱۷۲	امۃ الحمید بیگم صاحبہ 〃 〃
۱۱۷۳	بشیر احمد صاحب 〃 〃
۱۱۷۴	شریف احمد صاحب 〃 〃
۱۱۷۵	فضل الدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۷۶	عالم دین صاحب ریاست کشمیر
۱۱۷۷	محمد عمر خانصاحب کراچی
۱۱۷۸	نور فاطمہ صاحبہ ضلع نوابشاہ
۱۱۷۹	نذیر بیگم صاحبہ 〃
۱۱۸۰	عبدالرحیم صاحب 〃
۱۱۸۱	زینب بی بی صاحبہ زوجہ محمد الدین صاحب گورداسپور
۱۱۸۲	Pio Guedogno Sahib Italy.
۱۱۸۳	M. T. Kartadinata Sahib. Java
۱۱۸۴	Amta Sahib. Java
۱۱۸۵	Nji. Ms. D. Hadidjah Sahib Java
۱۱۸۶	Nji. Koersinah Java
۱۱۸۷	Ali Yoesoef. Sb. Java
۱۱۸۸	Ahmad Soewardjo Sahib. Java
۱۱۸۹	Tjitje Sahib. Java.
۱۱۹۰	Bibi Erot. Sahibaha. Java

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

482

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۶ھ

وزارتِ پنجاب کے خلاف کانگرس کا اعلانِ جنگ

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جن صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہو چکی ہیں۔ وہاں اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے ساتھ اچھا حسنِ سلوک کیا جاتا۔ جس سے مسلمانوں میں کانگرس کا اعتماد بڑھتا۔ اور اس کے ان دعاوی کی تصدیق ہوتی۔ جو آج تک مسلمانوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے متعلق کرتی چلی آ رہی ہے۔ لیکن نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں کانگرسی وزارتوں کے صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ نہایت متمردانہ اور غیر منصفانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ وہاں کانگرس اپنی پوری طاقت کے ساتھ یہ بھی کوشش کر رہی ہے۔ کہ دو چار صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے جو غیر کانگرسی وزارتیں موجود ہیں۔ ان کو توڑ کر کانگرسی وزارتیں قائم کرلے۔ اور صوبہ سرحد میں کانگرس کو جو کامیابی ہو چکی ہے اس نے اس کی سرگرمیوں میں اور زیادہ اضافہ کر دیا ہے؛

صوبہ سندھ کے متعلق ایک ہندو اخبار "سندھ سیوک" کا بیان ہے۔ کہ سندھ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں موجودہ وزارت کے خلاف جس کے وزیر اعظم سر غلام حسین ہیں۔ بے اعتمادی کی قرارداد پیش کی جائے گی۔ جو یقیناً منظور ہو کر رہے گی۔ اس کے بعد کانگرس پارٹی مختلف جماعتوں کے اشتراکِ عمل سے ایک مخلوط وزارت مرتب کرے گی۔ صوبہ بنگال کی وزارت کانگرسیوں کی سازشوں اور شورشوں کا بُری طرح نشانہ بنی ہوئی ہے۔ اور تو اور صوبۂ پنجاب میں بھی کانگرس نے موجودہ وزارت کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی ہے۔ حتیٰ کہ ایک وزیر کا بیان ہے۔ کہ:۔

"یہ کانگرس ہی ہے۔ جس کے آدمی ہندو مسلم فساد کرا رہے ہیں۔ تاکہ سکندر منسٹری ٹوٹ جائے۔ کبھی سکھ مسلم فساد کرا دیتے ہیں۔ کبھی ہندو مسلم فساد کرا دیتے ہیں"

اگر اس میں حقیقت کا ایک شائبہ بھی پایا جاتا ہے۔ تو یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ کہ فسادات کو کامیابی کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ جن میں نہ صرف انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بلکہ مختلف اقوام میں رنجش اور منافرت ایسی مضبوط جڑیں پکڑتی جا رہی ہے۔ جن کا اکھیڑنا محال ہو گا۔ اور جو ملک کی تباہی و بربادی کا باعث بن جائیں گی۔ چونکہ موجودہ وزارت کے قیام کے تھوڑے سے عرصہ میں مختلف مقامات پر معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے نہایت رنج دہ فسادات رونما ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ان کی تہ میں ایسے اسباب کام کر رہے ہیں۔ جن کی غرض موجودہ وزارت کو مشکلات میں پھنسانا اور ناکام بنانا ہے۔ لیکن وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کی ذمہ واری کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ ہاں کانگرس چونکہ چاہتی ہے۔ کہ موجودہ وزارت کی بجائے اپنی وزارت قائم کرلے اس لئے سب سے پہلے خیال اسی کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اور یہ تو بالکل صاف بات ہے کہ کانگرسی ورکر جگہ بجگہ وزارت پنجاب خلاف منافرت انگیز پراپیگنڈا کر رہے۔ اور حکومت کے متعلق عوام میں حقارت کے جذبات پیدا کرنے میں مصروف ہیں اور روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس پر جب حکومت نے ایک عرصہ تک ڈھیل دینے کے بعد ایک دو ایسے افراد کو گرفتار کیا۔ تو کانگرسی کھلم کھلا حکومت کے مقابلہ اور وزارت کے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پنجاب کانگرس نے حال میں ماتحت کانگرس کمیٹیوں کو ایک سرکلر بھیجا ہے۔ جس میں جا بجا موجودہ وزارت کے خلاف مظاہرے کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے:۔

"پنجاب کانگرس بانگِ دہل اعلان کئے دیتی ہے۔ کہ ہزاروں سر سکندر اور لاکھوں چودھری چھوٹو رام بھی پنجاب میں قوم پرستی کے چراغ کو اپنی پھونکوں سے بجھا نہیں سکتے۔ یونینسٹوں کی گیدڑ بھبکیوں کا موزوں ترین جواب یہ ہے۔ کہ ہم پنجاب میں کانگرس وزارت قائم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کریں کیونکہ لگان میں تخفیف۔ انسدادِ بیکاری۔ قرضوں میں کمی۔ اور سیاسی شہری آزادی کے پروگرام کو اسی وقت عملی جامہ پہنایا جا سکے گا۔ جبکہ یہاں بھی کانگرس راج ہو گا"

یہ اعلان اس کانگرس کی ایک شاخ کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ جس نے سارے صوبہ اڑیسہ میں کسی ایک مسلمان کو بھی اس قابل نہیں قرار دیا۔ کہ اسے وزارت میں لیا جائے۔ جس نے بمبئی اور مدراس میں مسلمانوں کی کافی تعداد ہونے کے باوجود صرف ایک ایک مسلمان وزارت میں لیا۔ جس نے یو۔ پی میں کسی بھی غیر کانگرسی مسلمان کو وزارت کے قریب نہ آنے دیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اگر پنجاب میں بھی "کانگرس راج" قائم ہو گیا۔ جس کے لئے انتہائی کوشش شروع کر دی گئی ہے۔ تو مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؛

کیا ہی اچھا ہوتا۔ کانگرس اس طرح کشمکش کی طرح ڈالنے اور اپنی حرص و آز کو بے تحاشا وسیع کرنے کی بجائے ان صوبوں میں کارہائے نمایاں کر کے دکھا دیتی۔ جن میں بروئے قانون اس کا راج قائم ہو چکا ہے۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکتا۔ کہ کانگرس کسی اور پارٹی کے مقابلہ میں حکمرانی اور عدل و انصاف کرنے کی زیادہ قابلیت رکھتی ہے یا نہیں۔ اگر اس طرح کانگرس اپنی برتری ثابت کر سکتی۔ تو دوسرے صوبوں میں خود بخود اس کی حکومت قائم ہو جاتی۔ اور نہایت امن و امان کے ساتھ قائم ہو جاتی؛

بحالاتِ موجودہ کانگرس نے جس رنگ میں اپنا راج قائم کرنے کی جدوجہد شروع کی ہے۔ اس سے مسلمان یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ ان صوبوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کانگرس انہیں چین نہیں لینے دیتی۔ اور اس طرح یقیناً اس بے اعتمادی میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ جو پہلے ہی مسلمانوں میں موجود ہے؛

پنجاب کے متعلق کانگرس نے اپنا عندیہ بالکل ظاہر کر دیا ہے۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے اس طرح متحد اور متفق رہیں۔ کہ اگر بعض غدارانِ قوم و ملت بھی رخنہ ڈالنا چاہیں۔ تو کامیاب نہ ہو سکیں۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ امید ہے یونینسٹ پارٹی اتحاد و اتفاق کی بہترین مثال پیش کر کے مسلمانانِ پنجاب سے خراجِ تحسین وصول کرے گی؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ

(از حضرت سید محمد اسحاق صاحب)

منشی فخر الدین صاحب ملتانی سے میرے تعلقات محبتانہ و بے تکلفانہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے میرے دوست تھے۔ ان کی مجلس میں بیٹھ کر کوفت دور ہو جاتی تھی۔ کیونکہ وہ حد سے زیادہ ظریف اور حاضر جواب تھے۔ لیکن جب انہوں نے جماعت سے علیحدگی اور خلافت حقہ سے جدائی اختیار کی۔ تو میرے اور ان کے تعلقات بالکل منقطع ہو گئے ایک دن جبکہ وہ ابھی جماعت سے جدا نہ ہوئے تھے۔ بلکہ ابھی انکی بعض باتوں کی تحقیق کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ وہ میرے مکان پر آئے اور مجھے اطلاع دی۔ کہ مجھ پر کمیشن بٹھایا گیا ہے۔ اور مجھ سے مشورہ پوچھا کہ مجھے کیا روش اختیار کرنی چاہیئے۔ گو اس وقت میں جامعہ احمدیہ جانے کے لئے تیار تھا۔ اور گھنٹی بجنے والی تھی۔ مگر میں نے اسی وقت رخصت کی درخواست لکھ کر پرنسپل صاحب کو بھیج دی۔ اور انہیں نہائت دلسوزی سے دو گھنٹہ تک سمجھاتا رہا۔ کہ تم جو طریق اختیار کرنے پر تیار ہو۔ وہ نہائت خطرناک ہے۔ اور دین و ایمان کو جڑ سے اکھیڑ دینے والا ہے۔ تم ہزار سمجھو کہ تم بے قصور ہو۔ مگر ہزار قصور کا ایک قصور یہی ہے۔ جیسا کہ تم خود مانتے ہو کہ تمہارا امام اور جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت خلیفہ تم سے ناراض ہے۔ اس ناراضگی کی وجوہ خواہ کچھ ہوں۔ خواہ جیسا کہ تم کہتے ہو تم بے قصور ہو۔ اور حضرت امیر المومنین کو غلط فہمی میں کسی نے ڈال دیا ہو۔ بہرحال اس امر میں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ کہ تم صاف دل اور درست نیت سے جاؤ۔ اور جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائیں۔ تو عاجزی سے عرض کرو۔ کہ حضور مجھ پر ناراض ہیں۔ میں حضور سے اپنے تمام قصوروں کی معافی چاہتا ہوں۔ اور میں اپنے پر سے کسی الزام کو دور نہیں کرتا۔ بلکہ یہ سمجھ کر کہ یہ سب الزام سچے ہیں۔ میں صدق دل سے معافی کا طلبگار ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس طرح حضرت امیر المومنین جو نہائت ہی رحم دل ہیں معاف فرما دینگے مگر نہائت افسوس ہے کہ منشی فخر الدین صاحب نے میرے اس مشورہ کو قبول نہ کیا۔ بلکہ ظاہر کیا۔ کہ میرا نفس اس تذلل کو برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر میں نے سمجھایا کہ باپ یا استاد کے آگے تذلل ذلت نہیں۔ بلکہ موجب عزت و افتخار ہے۔ اور امام کا رتبہ تو سب دنیوی رشتوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ وہاں تذلل موجب ذلت کس طرح ہو سکتا ہے؟

مگر افسوس کہ منشی صاحب اس موقعہ پر اپنے نفس سرکش کو قابو نہ کر سکے۔ اور معاملہ بڑھتے بڑھتے کہاں سے کہاں تک پہونچ گیا۔ اس کے بعد میں نے انہیں کہا کہ دیکھو ہمارے اور آپکے بے تکلفانہ تعلقات احمدیت کے دائرہ سے وابستہ ہیں۔ اور احمدیت کے دائرہ کی لڑی کا تار خلیفۂ وقت کی ذات ہے۔ اس لئے اگر تم موتی بھی ہو۔ تو امام سے جدا ہو کر تم خاک میں گر پڑنے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہ دیکھو گے۔ اور اگر حضرت امام نے تم سے علیحدگی کا اشارہ بھی کیا۔ تو میں پہلا شخص ہونگا جو تمہاری شکل تک دیکھنے کا روادار نہ ہونگا۔ چنانچہ جب وہ جماعت سے علیحدہ کئے گئے۔ تو پھر باوجود قادیان کی گلیوں میں متعدد موقعوں پر آمنا سامنا ہونے کے کبھی میں نے ان کے چہرہ پر نظر نہیں ڈالی۔ کیونکہ ایک مسلمان کا بغض اور اس کی محبت سب دین کے دائرہ کے اندر اور خدا تعالےٰ کے واسطہ سے ہوتی ہے۔ ہاں ایک خط میں نے ان کی جماعت سے علیحدگی کے بعد انہیں بواسطہ نظارت امور عامہ لکھا جو درج ذیل ہے

اور اس خط لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ ۱۹۳۲ء میں مجھے ایک کام کے لئے چھ سو روپے کی ضرورت تھی۔ جس کے لئے منشی صاحب نے اپنا ایک مکان محکمہ پراویڈنٹ فنڈ کے پاس گرو رکھ کر مجھے چھ سو کی رقم لے دی تھی۔ اور گو میں نے پراویڈنٹ والوں کو ایک ضمانت نامہ لکھ دیا تھا۔ کہ میں اس رقم کا ذمہ وار ہوں۔ اور منشی صاحب ذمہ وار نہیں ہیں۔ مگر بہرحال ان کا مجھ پر یہ احسان تھا اور جب وہ جماعت سے علیحدہ ہوئے۔ تو مجھ پر یہ امر گراں گزرتا کہ ان کا احسان مجھ پر قائم رہے۔ میری اس دلی تڑپ کو اللہ تعالےٰ کی پاک اور سب سے زیادہ مہربان ہستی نے قبول فرمایا۔ اور ہماری آبائی جاگیر جو صوبہ بہار کے ضلع آرہ میں ہے۔ اس کی زمین کا ایک ٹکڑا ہمارے مختار صاحب نے فروخت کر کے میرے حصہ کے سات سو روپے مجھے بھیج دیئے جس میں سے چھ سو روپیہ میں نے پراویڈنٹ فنڈ والوں کو دے کر منشی صاحب کا مکان فک کرا لیا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ نے مجھے ایک ایسے شخص کے احسان کے نیچے دبے رہنے سے بچا لیا جس کے ساتھ آئندہ تعلقات مودت و یگانگت قائم رہنے والے نہ تھے۔ ربنا لا

تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

اب ذیل میں حوالہ بالا چٹھی درج کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مکرمی منشی فخر الدین صاحب ملتانی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ نے ۱۹۳۲ء میں اپنا ایک مکان افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ کے پاس رہن رکھ کر زر رہن مبلغ چھ صد روپیہ مجھے دے دیا تھا۔ اور گو میں نے افسر صاحب مذکور کو ایک ضمانت نامہ لکھ دیا تھا۔ کہ اس رقم کی حقیقی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ کیونکہ میں نے یہ روپیہ استعمال کیا ہے۔ اور میں ہی یہ روپیہ محکمہ پراویڈنٹ فنڈ کو واپس کروں گا۔ مگر بہرحال آپ کا یہ احسان مجھ پر تھا۔ جو ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۷ء تک مجھ پر رہا۔ لیکن جب آپ اس پاک جماعت سے جدا ہوئے۔ اور نظام سلسلہ سے آپ کا کوئی تعلق نہ رہا۔ اور باوجود میرے اور آپ کے نہائت بے تکلفانہ تعلقات کے خدا کی راہ میں اب میرا کسی قسم کا کوئی تعلق آپ سے نہیں رہا۔ تو مجھ پر یہ امر گراں گزرتا تھا۔ کہ مجھ پر آپ کا احسان جاری رہے۔ میری اس دلی تڑپ کو خدا تعالےٰ نے ویرزقہ من حیث لا یحتسب کے ماتحت قبول فرما کر چھ صد سے کچھ زائد روپیہ پورب والی زمین سے مجھے بھجوا دیا۔ جسے میں نے آپ کی طرف سے افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ کو ادا کر کے آپ کے نام کی رسید لے لی ہے۔ جو آپ کو بھیج رہا ہوں۔ اور آپ کا اقرار نامہ بھی واپس لے کر آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اب آپ انجمن کے مطالبہ سے بالکل بری الذمہ ہیں۔ اور میں آپ کے احسان کے بار سے آئندہ کے لئے سبکدوش ہو رہا ہوں۔ گو گزشتہ احسان کا بدلہ میں اتار نہیں سکا۔ اور نہ اس سے سبکدوش ہو سکا ہوں۔ اس لئے کم سے کم احسان کا جو معاوضہ ہو سکتا ہے۔ یعنی شکریہ ادا کرنا وہ صاف لفظوں میں ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپکی اس نیکی کو جو آپ نے مجھ سے کی تھی۔ مجھے توفیق دے۔ کہ میں اس سے سبکدوش ہو سکوں۔ اور وہ آپکو اس نیکی کے عوض راہ ضلالت و شقاق سے ہٹا کر پھر اتفاق و اتحاد کا راستہ دکھائے۔

آمین ثم آمین

اس موقعہ پر میں اتنا کہنے سے رک نہیں سکتا کہ راہ صدق و صفا یہی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جو نظام ہے۔ اسے برباد نہ کریں۔ میرے سابق دوست فخر الدین سن کہ جماعت کا اتحاد دنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہیں۔ ہمارا درخت دنیا میں پھیل گیا ہے۔ اسکی شاخیں تناور ہو گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ پیغام نے مصری صاحب کو اپنا آخری آلۂ کار بنا رکھا ہے

مولوی محمد علی صاحب کو ”واجب الاطاعت امیر“ بنانے کیلئے منصوبہ

مصری اور پیغامی

اگرچہ مصری صاحب نے اب تک اپنی تحریروں اور تقریروں سے یہی ظاہر کیا ہے۔ کہ ان کا پیغامیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق اور جوڑ نہیں ہے۔ مگر ان کی پُر تزویر تدبیروں سے ہر دُور اندیش اور باریک بین کے لئے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت وُہ پیغامیوں کا آخری آلہ کار بنے ہُوئے ہیں۔ جس پر پیغامیوں کی کامیابی و نامُرادی کا دارومدار ہے۔ اگر مصری صاحب کی یہ تدبیر کارگر ہُوئی۔ تو سمجھ لو۔ کہ پیغامی پارٹی جیت گئی۔ اور کامیابی کا سہرا لے گئی۔ لیکن اگر اس دفعہ بھی ان کا انجام ناکامی ہوا۔ جیسا کہ ان کے لئے ازل سے مقدر ہے۔ اور جس کا ۲۳ سال سے وہ خود مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ یہ تو یقین رکھو۔ کہ یہ ان کا آخری اور انتہائی قدم ہے۔ جس کے آگے نہ ان کو سانس لینے کی توفیق ہوگی۔ اور نہ حرکت کی تاب؛

ایک منظم منصوبہ

مصری صاحب کی پیغامیوں سے وابستگی اور دوستی کے ثبوت ایک تو وُہ خطوط ہیں۔ جو کہ بیرونجات کی جماعتوں کے مخلص احباب کی طرف سے ”الفضل“ کے متعدد پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ دوسرے میں ایک ایسا ثبوت عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جو ابھی تک معرضِ تحریر میں نہیں آیا:۔

چونکہ مصری صاحب کا موجودہ فتنہ میرے نزدیک ایک مستقل اور علیحدہ فتنہ نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک منظم منصوبہ کا انتہائی مرحلہ اور آخری کڑی ہے اس لئے پیشتر اس کے کہ میں ان کے اس فتنہ کے راز کو طشت ازبام کروں۔ یہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس منصوبہ کے بعض ابتدائی اور درمیانی حصص کو جماعت کے سامنے رکھوں۔ تا کہ موجودہ فتنہ کا جوڑ جاری شدہ منصوبہ کے ساتھ صفائی سے نظر آ جائے؛

پیغامیوں کا عجیب و غریب خواب

ہماری جماعت جانتی ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء کا دَور ایک عجیب دَور ہے۔ جہاں یہ سال سلطنت برطانیہ کے لئے ایک عجیب و غریب انقلاب لایا ہے۔ وہاں ہمارے گم گشتہ بھائیوں اہل پیغام کو بھی ایک عجیب و غریب مگر پُرہیبت خواب کا نظارہ دکھا رہا ہے۔ ایسا خواب جو کہ ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۳۶ء کے آخر تک یعنی ۲۳ سال کے عرصۂ دراز میں اہلِ پیغام کے کسی متنفس کو بھی نہیں آیا تھا اور نہ ہی ان کو ایسے خواب کے آنے کا خیال تھا۔ نہ ان کے امیر کو آتا تھا نہ فقیر کو۔ کیونکہ وُہ ایسے خواب کو ایک پریشان کُن اور حدیث النفس قرار دیتے تھے۔ وُہ خواب کیا ہے؟ وُہ ”واجب الاطاعت امیر بننے“ کا خواب ہے!!!

گو ہر ایک سچا مومن جانتا ہے۔ کہ کسی جماعت کا حقیقی اور واجب الاطاعت امام یا امیر یا بلفظِ دیگر خلیفہ بننا محض خدا تعالےٰ کی تقدیر پر منحصر ہے۔ نہ کہ کسی انسان کی کوشش و تدبیر پر۔ مگر چونکہ منافق لوگ نہ تو خدا تعالےٰ کی قضاء و قدر پر راضی ہوتے ہیں۔ نہ خدا کی دی ہُوئی نعمتوں پر قانع۔ اور نہ ہی ابتلاء و امتحان کے وقت صابر ہوتے ہیں۔ اس لئے وُہ ہمیشہ تقدیر الٰہی کا ناجائز مقابلہ کرتے ہُوئے ایسے اعلےٰ درجات اور بلند مراتب کے متمنی رہتے ہیں۔ جن کا حاصل کرنا نہ ان کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی ان کی اولاد کے لئے؛

منافقین کی حالت

ایسے لوگوں کا نقشہ قرآنِ پاک نے یوں کھینچا ہے۔ کہ:۔ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا (توبہ ع) اور جس وقت ان کو اس میں ناکامی ہوتی ہے جس کے وُہ شروع سے متمنی ہوتے ہیں۔ تو جھٹ ”انگور کھٹے ہیں“ کہکر اس چیز کی مذمت اور مخالفت میں اپنی زندگی کا بیشتر حصہ صرف کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر باوجود ان مذمتوں اور مخالفتوں کے ان کے دلوں میں اس چیز کا طمع و لالچ ان کی موت تک ضرور رہتا ہے۔ اور جب کافی عرصہ گزر جاتا ہے۔ تو ان کی حرص و آز ان کے قلوب میں پرورش پا کر یہاں تک بڑھتی اور ترقی کر جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی گزشتہ ناکامیوں و نامرادیوں اور پُرانی ذلتوں و رسوائیوں کو بالکل فراموش کر کے اور مومنوں کی جماعت کو خوابیدہ خیال کر کے اپنی فتے جاٹنے لگ جاتے ہیں؛

چنانچہ آج جبکہ ہمارے آقا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافتِ حقہ کی سرسبزی و شادابی اپنے کمال کو پہونچ رہی ہے۔ وہ لوگ جو آپ کے مقابل کہہ رہے تھے۔ کہ خلافت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ایک ”واجب الاطاعت امام“ کا عقیدہ محض پیر پرستی ہے۔ آج ناکام ہوکر اور حسد و بغض سے اندھے ہوکر اس عقیدہ کی طرف آ رہے ہیں جس سے ان کو سخت نفرت تھی۔ اور ۲۳ سال کے بعد پھر اسی نقطہ کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ جس کی وُہ ہمیشہ حقارت کرتے تھے؛

”واجب الاطاعت امیر“ بنانے کا منصوبہ

درحقیقت مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کو ایک واجب الاطاعت امیر اور خلیفہ بنانے کے واسطے پیغام بلڈنگ میں ایک عجیب و غریب اور منظم منصوبہ کیا جا رہا تھا۔ مگر اس منصوبہ کی تکمیل کی تجویز وہاں سے نہیں۔ بلکہ کسی دوسری جگہ سے ہونے والی تھی۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء کے دوسرے ماہ یعنی فروری کا آغاز ہی ہوا تھا۔ کہ ”پیغام صلح“ کے چند روزہ ایڈیٹر مسلم صاحب کا ایک نرالا مضمون شائع ہوا۔ جس کے چند ضروری اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

(۱) ”جب تک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو۔ جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت نہ کی ہو مستقل اور پائندہ ترقی محال ہے“

(۲) ”یہ تبھی ممکن ہے۔ جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارہ پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلا حیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں“

(۳) ضروری ہے۔ کہ ایک مرکزی شخصیت موجود ہو۔ جس کا ہر حکم اس قانون کے ماتحت واجب التعمیل ہو۔ اور کوئی فردِ جماعت اس کی بجا آوری میں چون و چرا نہ کرے۔ اس امارت کی بہترین مثال زمانۂ امارت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ وُہ قرآن کے تابع تھے۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی ان کے احکام سے سرِمو انحراف کر سکے!“

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) یہاں امیر کو نائب رسول ظاہر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی ہر وقت جماعت کے سر پر امیر کے وجود کو لابد اور ضروری قرار دیا ہے۔ اور اسے صاحب حکم فرمایا ہے۔ جس کی اطاعت قرآن و سنت کی روشنی میں ویسے ہی ہو جیسے اللہ اور اس کے رسول صلعم کی"۔

(پیغام صلح ۷ر فروری ۱۹۳۷ء)

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مسلم صاحب اور ان کے احباب کو اس امام کے قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔ جس کے ہاتھ پر لاکھوں نے عملی طور پر تن من دھن قربان کرنے کی بیعت کی ہوئی ہے۔ ایسے امام کے سایۂ عاطفت میں لائے۔ جس کے ہاتھ میں مخلص جماعت کی باگ ڈور ہے۔ جس کے اشارے پر افراد جماعت حرکت کرتے ہیں۔ جس کے ہونٹوں کی خفیف سی جنبش سے اشاعتِ اسلام کے لئے ہزاروں روپے جمع ہوتے ہیں۔ اور جس کی محض اختیاری تحریک سے بیسیوں نوجوان اپنے ماں باپ اور گھر بار چھوڑ کر تبلیغ اسلام کے لئے غیر ممالک میں چلے گئے ہیں۔

مسلم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آگے لکھتے ہیں۔

"جماعتی زندگی واجب الاطاعت امیر کے بغیر بے معنی بات ہے۔ پس آؤ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد کی تکمیل اپنا وظیفۂ حیات بنائیں"۔

مزید برآں مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر" ماننے کے مخالفوں کو تنبیہ کر کے لکھتے ہیں۔

"بظاہر ایسے امیر کا تسلیم کرنا طبع کو ناگوار گزرتا ہے۔ خودسر انسان ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ کہ اس میں پیر پرستی اور شخصی غلامی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مگر یہ قلت تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے"۔

پہلی کچی اینٹ

دیکھا آپ نے! ہمارے واجب الاطاعت آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ کے برکات و ثمرات کو دیکھ کر اور اپنے ۲۳ سالہ اندرونی تنازعات اور فسادات سے تنگ آ کر اب اہل پیغام کو اگر حق الیقین نہیں۔ تو کم از کم اس بات کا عین الیقین حاصل ہو گیا ہے۔ کہ بغیر ایک ایسے امیر کے جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن من دھن کی قربانی کی بیعت کی ہو مستقل اور پائندہ ترقی محال ہے اور بغیر واجب الاطاعت امام کے جس کا ہر حکم واجب التعمیل ہو۔ جماعت کی کامیابی ناممکن ہے۔ اور بغیر ایسے امیر کے جو کہ درحقیقت نائب رسول ہو جماعتی زندگی ایک بے معنی سی بات ہے اور ایسے امیر کو تسلیم کرنے والے صرف خودسر۔ ناک بھوں چڑھانے والے کم تدبر کرنے والے اور کوتاہ بین انسان ہی ہوتے ہیں۔ یہ وہ پہلی اینٹ ہے جو کہ مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر بنانے کی امارت کے لئے مسلم صاحب کے ہاتھ سے رکھی گئی ہے

مولوی محمد علی صاحب کی گوہر افشانی

لیکن ابھی اس کچی اینٹ کو رکھے ہوئے دو ہفتے بھی نہیں گزرے تھے کہ صاحب عمارت کو وہ اینٹ اتنی پسند آئی۔ اور اس قدر بھلی معلوم ہوئی۔ کہ باوجود سرگرمی سے کام کرنے والے معماروں کی موجودگی کے رہ نہ سکے۔ اور عمارت کی تکمیل کا زیادہ دیر تک انتظار کرنے کی تاب نہ لاتے ہوئے بذات خود اس کی تکمیل کے لئے کمربستہ ہو گئے اور پہلی کچی اینٹ پر اور کچی اینٹیں چننے لگ گئے۔

چنانچہ ۱۹ر فروری ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے یوں گوہر افشانی فرمائی۔

(۱) اسی نظام جماعت کو قائم کرنے کے لئے آپ (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم) بیعت بھی لیتے رہے۔ اور نہ صرف خود ہی بیعت لی۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی فرما دیا۔ کہ جو کوئی تمہارا امیر مقرر ہو اس کے ساتھ کیا سلوک کرو۔

(۲) میں پھر کہتا ہوں۔ کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے۔ کہ اسمعوا واطیعوا سنو اور اطاعت کرو جب تک یہ روح نہ پیدا ہو جائے۔ جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آ جائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آ جائیں ترقی محال ہے"۔

(۳) "ہر وقت یہی اصول سامنے ہونا چاہیئے۔ اسمعوا واطیعوا۔ سنو اور اطاعت کرو اور بس"

(۴) "ایک اور حدیث میں آپ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی۔ اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ یہ ہے وُہ بلند اصول جو آپ نے اتحادِ ملی کے لئے قائم کیا۔ اور جو نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ غور کر کے دیکھ لیجئے۔ اس کے بغیر کوئی نظام قائم رہ سکتا ہی نہیں۔ یہی وہ اصول تھا جس نے حضرت ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا"۔

(پیغام صلح ۲۷ر فروری ۱۹۳۷ء)

قارئین کرام! کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسلم صاحب کی تحریر اور ان کے حضرت امیر کی تقریر کا منبع جدا جدا ہے اور ان کا مصدر الگ الگ! کیا کوئی شک کر سکتا ہے۔ کہ یہ دونوں شاہسوار ایک ہی سواری پر سوار ہو کر اور ایک دوسرے کے ردیف بن کر ایک ہی کھائی کی طرف نہیں جا رہے

دو بل

چونکہ منافقوں کو اپنی کامیابی و کامرانی کا کبھی یقین نہیں ہوتا اس لئے وہ ہمیشہ چوہے کی طرح دو بل بناتے ہیں تا اگر ایک طرف سے ان کی ناکہ بندی ہو جائے۔ تو دوسری طرف سے نکل بھاگیں چنانچہ اہل پیغام نے بھی ایسا ہی کیا۔ اگرچہ مسلم صاحب نے نہائت محنت و مشقت کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر بنانے کی عمارت کھڑی کرنے کے لئے پہلی اینٹ رکھ دی۔ اور اس پر دو ہفتہ بھی نہ گزرے تھے کہ خود مولوی صاحب نے چنائی شروع کر دی۔ مگر چونکہ ان دونوں کو ہرگز یقین نہ تھا۔ کہ یہ عمارت کبھی شرمندۂ تکمیل ہوگی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کی جرح و تنقید کے خوف سے انہوں نے اس کچی دیوار پر فوراً پلستر کرنے کا انتظام کر لیا۔ تاکہ اس کی اینٹوں کا کچا ہونا لوگوں پر ظاہر نہ ہو جائے اور چونکہ پلستر کا کام کسی قدر صفائی کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے سپرد کیا۔ جو کہ عام طور پر مولوی صاحب کی سستی کے اوقات میں نہائت چستی سے گواہی کا حق ادا کرتے ہیں۔

چنانچہ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"جو لوگ میرے مقابل کہہ رہے تھے۔ کہ خلافت کی ضرورت نہیں وہ آج ناکام ہو کر اس مسئلہ کی طرف آ رہے ہیں۔ اور ۲۳ سال بعد پھر اس نکتہ کی طرف لوٹے ہیں"۔

(الفضل مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۳۷ء)

تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو فوراً اپنے داماد کی کچی دیوار کا فکر لاحق ہوا اور جھٹ بدیں الفاظ اس پر پلستر کرنے لگے۔

"خلافت کے بارہ میں جس اصول پر مولوی محمد علی صاحب آج سے ۲۳ برس پہلے کھڑے ہوئے تھے۔ انہی پر آج تک قائم ہیں"۔

(پیغام صلح ۲ر مئی ۱۹۳۷ء)

اب منافقوں کو بھاگنے کے لئے دو راہ مل گئے۔ اگر تو بفرض محال مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر بنانے کی تجویز کامیاب ہوئی۔ تو سارے اہل پیغام خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں گے۔ اور شور مچا دیں گے۔ کہ دیکھ! ہم

484

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب ہو گئے۔ لیکن اگر انہیں پھر ناکامی ہوئی۔ جیسا کہ ازل سے ان کیلئے مقدر ہے۔ تو نہایت سادگی کیساتھ کہہ دینگے۔ کہ کیا ہمارے ڈاکٹر صاحب نے پہلے سے آپ لوگوں کو ہمارے حقیقی مطلب اور اصل غرض سے آگاہ نہ کر دیا تھا

غرض اس وقت تک مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل کارروائیاں کی جا چکی ہیں

اول:۔ پیغام صلح میں تحریر کے ذریعہ لوگوں کو تیار کیا گیا۔

دوم:۔ جمعہ میں تقریر کے ذریعہ اور پھر اخبار میں خطبہ شائع کر کے غیر مبایعین کو آمادہ کیا گیا۔

سوم:۔ ناکامی کے وقت شرمندگی سے بچنے کے لئے فتنہ و شرارت پھیلانے کا منصوبہ کیا گیا۔

یہ آخری ترکیب درحقیقت محض اصل حالات پر پردہ ڈالنے کیلئے اختیار کی گئی ورنہ ان کی دیرینہ تمنا اور ان کی قلبی آرزو کو پورا کرنے والی تدبیر پہلی اور دوسری ہی تھی۔

ایک سوال اور اس کا جواب

اب سوال یہ ہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر بنانے کے متعلق غیر مبایعین نے اپنے آرگن کے اشارہ اور اپنے امیر کے ایما کو سمجھا یا نہیں!! اگر سمجھ لیا اور یقیناً سمجھ لیا تھا تو کیوں انہوں نے ایک آواز ہو کر اپنے نقلی امیر کو حقیقی اور واجب الاطاعت امیر قرار نہ دیا!! کیا اہل پیغام اتنے موٹے اشارہ کو بھی سمجھ نہ سکتے تھے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اہل پیغام کا بظاہر خاموش رہنا درحقیقت ان کی چالاکی اور ان کے منصوبہ کی باریکی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ انہیں معلوم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک شخص کو اپنا واجب الاطاعت امام اور خلیفہ مانتی ہے۔ تو وہ کس طرح اپنے نام کے امیر کو اصلی شکل دے سکتے ہیں اس کے لئے انہوں نے یہ منصوبہ کیا۔ کہ خدا کے قائم کردہ خلیفہ پر قسم قسم کے اتہام اور الزام لگا کر ان کو معزول کرنے کی ناکام کوشش کریں۔ جب حقیقی خلیفہ معزول ہو گیا۔ تو نقلی خلیفہ نہایت آسانی کے ساتھ بن سکے گا۔ کیونکہ جس وقت آفتاب غروب ہو جاتا ہے۔ اس وقت جگنو بھی اپنی روشنی دکھا سکتا ہے۔

پس خدا کے قائم کردہ خلیفہ کو نااہل ثابت کرنے کے لئے ان پر ناجائز اتہام اور نامعقول الزام لگانا اور پھر ان کی معزولیت کی تجویز پیش کرنا اہل پیغام کی طرف سے تو ہو نہیں سکتی تھی۔ اس کے لئے انہوں نے یہ ٹھانی کہ احمدی کہلانے والے منافقین میں سے کوئی اٹھے اور شور مچائے کہ موجودہ خلیفہ میں فلاں فلاں نقائص ہیں۔ اب جماعت کی بہبودی و خیر خواہی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ایسے خلیفہ کو معزول کر کے کسی دوسرے کو خلیفہ منتخب کیا جائے۔ سو اس مقصود نامسعود کی تکمیل کے لئے مصری صاحب وغیرہ کھڑے ہوئے جو اپنے شور و شر کو قابل التفات بنانے کے لئے کبھی تو اپنی پوتی کے دودھ کا جھوٹا واقعہ اور کبھی لڑکی کے دودھ کا غلط معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔

فتنہ مصری کی غرض و غایت

پس مصری صاحب کے فتنہ کی غرض و غائت یہی اور محض یہی ہے۔ کہ وہ اہل پیغام کو خیالی پلاؤ پکانے میں مدد دیں اور مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امیر بنانے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ مگر اے خدا کے قائم کردہ خلیفہ کے عاشقو!! اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے لخت جگر کے فدائیو۔ اے خدا کے نشانات و آیات کے قدر دانو۔ یقین رکھو کہ پیغامیوں کی یہ آرزوئیں اور منافقین کی یہ کوششیں اور امنگیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ ان کے نفس کی طرف سے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

یَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(النساء ع ۱۸) یعنی شیطان ان کو وعدے دیتا ہے۔ اور ان کو جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے۔ مگر شیطان ان کو محض دھوکا دینے کے لئے وعدے دیتا ہے۔ زمین ٹل سکتی ہے اور آسمان ٹل سکتا ہے۔ مگر خلافت حقہ کا حضرت محمود ایدہ اللہ کی حیات طیبہ سے الگ ہونا ایک خیال خام اور وہم باطل ہے۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

اے پیارے مسیح کی جماعت! غور کر تیرے لئے کیا یہ کہنا آسان ہے۔ کہ خدا کے ۲۳ سالہ قائم کردہ خلیفہ نے معاذ اللہ غلطی کی ہے۔ یا یہ کہنا۔ کہ نومسلم مصری نے اپنی شامت اعمال سے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ پھر تیرے لئے کس بات کا تسلیم کرنا موجب تسکین و اطمینان ہوگا۔ کیا اس کا کہ اس صدی کے نبی و رسول کے پسر موعود حضرت محمود کے اندر نقائص و معائب پیدا ہو گئے ہیں۔ یا اس کا کہ ایک نومسلم کہلانے والے کی آنکھوں پر پہلے سے ہی پٹی پڑی ہوئی تھی۔

پھر آپ لوگ خدا کے لئے بتائیں ان دو باتوں میں سے کونسی قابل قبول ہے۔ کہ جس شخص کے وجود باجود سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سینکڑوں پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ وہ اب عہدہ خلافت سے نااہل ہو کر برطرف ہونے کے قابل ہو گیا ہے۔ یا یہ بات کہ وہ شخص جس کے اسلام لانے کے لئے بھی کسی کی پیشگوئی نہ تھی ایک واجب الاطاعت امام کی بیعت کو فسخ کر کے بہت ہی منحوس اور مردود نکلا ہے!!!

ایک شبہ کا ازالہ

بعض قارئین کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جب مصری صاحب خدا کے ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول ملک ... خلافت کے قائل بھی ہیں۔ تو ان کو کیونکر پیغامیوں کا آلہ کار سمجھا جا سکتا ہے؟ سو اس شبہ کے ازالہ کے لئے عرض ہے۔ کہ منافقوں کے ایسے عقیدہ پر ہرگز ہرگز اعتماد نہ کریں۔ اور نہ ان کے اس قسم کے اقرار پر کبھی بھروسہ رکھیں۔ کیا آپ لوگ پیغامیوں کے سابقہ واقعات کو بھول گئے ہیں۔ کیا ان کی علیحدگی کے ابتدائی ایام میں انہوں نے خدا کی قسمیں کھا کھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی و رسول نہیں کہا تھا۔ مگر کیا وہ اب بھی اپنے پہلے عقائد پر قائم ہیں۔ اسی طرح مستریوں کا واقعہ تو بالکل آپ کے سامنے ہے۔ کیا انہوں نے شروع شروع میں یہ نہیں کہا تھا۔ کہ ہم صرف موجودہ خلیفہ سے اختلاف رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں وہی عقائد رکھتے ہیں۔ جو کہ پہلے تھے۔ مگر کیا ان مستریوں میں سے اب ایک بھی احمدیت پر قائم ہے

پس جس طرح پیغامیوں اور مستریوں کا انجام ہوا ہے۔ بعینہ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ برا انجام ان نئے منافقوں کا ہوگا۔ اگر خدا نے ان کو سچی توبہ کرنے کی توفیق نہ دی تو یہ یا تو پکے پیغامی بنیں گے یا احراری اور غیر احمدی یا بالکل دہریہ اور ملحد ہوں گے۔ اور انشاء اللہ العزیز ان باتوں کا مشاہدہ کریں گے۔

مکر کا جال

پس مصری صاحب کا موجودہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت اور خلافت کے بارہ میں محض ایک جال اور مکر ہے۔ تا کہ اس طرح وہ بعض احباب جماعت کی ہمدردی اپنی طرف کھینچ سکیں۔ اور اپنے زہر آلود خیالات بعض کمزور طبع اور ضعیف الایمان لوگوں میں پھیلا سکیں۔

... محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو غلطی خوردہ سمجھا۔ یا آپ کی ذات پر کوئی ناپاک الزام لگایا یقیناً اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بیسیوں کھلی کھلی پیشگوئیوں کی تکذیب کی۔ اور جو شخص ایک نبی اور رسول کی بہت سی پیشگوئیوں کو غلط قرار دے کیا وہ اسی نبی یا رسول کی نبوت و رسالت کا حقیقی قائل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ایسا نبی یا رسول جس کی بہت سی پیشگوئیاں غلط ہوں۔ نہ تورات کے رو سے نبی و رسول کہلا سکتا ہے۔ اور نہ قرآن و حدیث کے رو سے خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ (ابراہیم ع ۶) یعنی تو اللہ کے متعلق ہرگز یہ گمان نہ کر کہ وہ اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کا خلاف کرے گا یقیناً اللہ غالب اور سزا دینے والا ہے

بس یہ خیال کہ ۲۳ سال عرش خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اب حضرت محمود ایدہ اللہ کے وجود باوجود میں ایسے نقائص اور عیوب پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ جن سے ان کا معزول ہونا ضروری ہو گیا ہے۔ ایک ایسا خام خیال ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سی پیشگوئیوں کی تکذیب ہوتی ہے۔ اور جب آپ کی پیشگوئیوں کی تکذیب و تغلیط ہوتی تو لازماً اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کی نبوت و رسالت کی بھی تکذیب ہوتی۔ معاذ اللہ عنہا

پس اے خدا کی پیاری جماعت! جس وقت سے مصری صاحب نے حضرت محمود ایدہ اللہ کی خلافت کی اطاعت سے انحراف کیا۔ درحقیقت اسی وقت سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے سے بھی روگردانی کی ہے۔ بے شک وہ اپنی تقریر و تحریر میں مسیح موعود علیہ السلام کو اب بھی نبی و رسول مانتے ہیں۔ مگر اس پر ہرگز یقین نہ کرو۔ کیونکہ ان کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل بدل گئی ہے اور یقین رکھو کہ منافق بننے کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ دل میں کچھ اور رکھے مگر زبان پر کچھ اور لائے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو ایسے منافقوں کی شرارت سے [illegible] رکھے اور آخر دم تک بچائے رکھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

خاکسار:۔ ابوبکر ایوب از سماٹرا

محمدیہ پاکٹ بک کے خطوط
(کے)
بناوٹی ہونے کا ایک اور ثبوت

مرزا سلطان محمد صاحب آف پٹی کی طرف منسوب ہونے والے جن خطوط کے متعلق "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی نسبت میں بھی ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔

موضع تلونڈی عنایت خان میں جو جناب نواب خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب کا وطن ہے۔ آپ کے ایک بھائی چوہدری فضل احمد صاحب ہیں ان کے گاؤں میں مولوی حافظ حبیب اللہ صاحب جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے مخالف ہیں۔ چوہدری ہادی حسین صاحب نمبردار دیہہ کے ہاں تشریف لائے۔ اور سلسلہ گفتگو میں حافظ حبیب اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث پیش کیا۔ جس میں مرزا سلطان محمد صاحب کا خط چھپا تھا غالباً یہ وہی خط ہے۔ جو محمدیہ پاکٹ بک کے صفحہ ۹۴۳ میں درج ہے اور اس خط کے متعلق چوہدری فضل احمد صاحب اور حافظ حبیب اللہ صاحب کی بحث ہوئی۔ چوہدری فضل احمد صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ خط اپنے قلم سے مرزا سلطان محمد صاحب تصدیق کر دیں۔ تو میں مبلغ یکصد روپیہ نقد حافظ حبیب اللہ صاحب کو دیدوں گا۔ چنانچہ اسی وقت اشٹام منگوا کر حافظ حبیب اللہ صاحب کو لکھ کر دیا گیا۔ اور اس پر یعنی تمسک پر چوہدری ہادی حسین صاحب نمبردار دیہہ۔ اور غلام محمد صاحب قصاب ساکن کلاسوالہ کی شہادت ہے۔

چوہدری ہادی حسین صاحب کو حافظ حبیب اللہ صاحب نے اختیار دیدیا کہ آپ مرزا سلطان محمد صاحب آف پٹی سے اس خط کی تصدیق کرائیں چنانچہ انہوں نے۔ خود ایک مفصل خط لکھ کر اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار والے خط کا حوالہ دے کر رجسٹری بھیجی۔ اور رجسٹری بھی چوہدری ہادی حسین صاحب نے خود کرائی مگر اب ۱۹۳۷ء جا رہا ہے۔ آج تک کوئی تصدیق مرزا سلطان محمد صاحب سے نہیں آئی۔ ہم نے کئی دفعہ حافظ حبیب اللہ صاحب سے تقاضا کیا۔ کہ آپ خود جا کر خط کی تصدیق کرائیں۔ اور ہم سے روپیہ یکصد روپیہ وصول کریں۔

مگر نہ وہ خود گئے اور نہ بذریعہ ڈاک خط کی تصدیق کرائی۔ تمسک ان کے پاس موجود ہے۔ چوہدری فضل احمد صاحب۔ چوہدری ہادی حسین صاحب نمبردار اور غلام محمد صاحب قصاب ساکن کلاس والہ اور حافظ حبیب اللہ صاحب ... ربردار ڈاک خانہ کلاس والہ زندہ موجود ہیں۔

نیازمند:۔ عبد العزیز پنشنر
نوشہرہ ککے زئیاں

جماعت احمدیہ مونگھیر
(کا)
الوداعی جلسہ

ذیل میں اختصار کے ساتھ اس الوداعی جلسہ کی کیفیت درج کرتا ہوں جو مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی واپسی دارالامان کے وقت جماعت احمدیہ مونگھیر نے ۱۹ ستمبر کو منعقد کیا نوجوانان سلسلہ نے صبح سے ٹی پارٹی اور جلسہ کا انتظام شروع کر دیا۔ اور احباب کو اطلاع دی گئی کہ بعد نماز ظہر جمع ہو جائیں چنانچہ قریباً تمام احباب ۶ بجے جمع ہو گئے جب جلسہ شروع ہوا اور قرآن کریم کی تلاوت اور فاروق صاحب کے قصیدہ مدحیہ کے بعد صدر جلسہ حضرت حکیم خلیل احمد صاحب کی اجازت سے میں نے تقریر شروع کی۔ تو اس عاجز کا دل بھر آیا۔ اور میرے اور اکثر احباب کے آنسو نکل آئے خود مولوی صاحب کی آنکھیں بھی پرنم ہو گئیں۔ اس عاجز نے بھی مولوی عبد الباقی صاحب نے اور خود جناب صدر صاحب نے اپنی اور جماعت کی طرف سے مولوی صاحب موصوف کی ان خدمات کا جو انہوں نے ہر طرح کی اصلاح کے متعلق مونگھیر میں خصوصاً اور صوبہ بہار کی دیگر جماعتوں میں عموماً کی ہیں۔ ذکر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اور آپ کی واپسی پر اظہار ملال اور افسوس کیا۔

ان تقریروں کے جواب میں مولوی صاحب نے پرنم آنکھوں کے ساتھ الوداعی تقریر کی اور احباب جماعت کے اخلاص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وعدہ فرمایا کہ وہ خود دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ و دیگر بزرگان دارالامان کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست پیش فرمائیں گے۔ دعاؤں کے بعد احباب جماعت اور مولوی صاحب کے سامنے پھل۔ چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے۔ ٹی پارٹی کے بعد مولوی صاحب روانہ ہو گئے۔

عاجز۔ سید وزارت حسین نائب امیر جماعت ہائے صوبہ بہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ضروری کتاب کے متعلق اعلان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ان چند سالوں میں جو لٹریچر شائع ہوا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ گمراہ کن کتاب وہ ہے جو حیدرآباد دکن سے مسٹر الیاس برنی صاحب ناظم دارالترجمہ عثمانیہ نے "قادیانی مذہب" کے نام سے شائع کی ہے۔ اس میں مؤلف نے مغالطہ دہ اور گمراہ کن فصول و عنوانات قائم کر کے ان کے نیچے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے خلفاء اور دیگر بزرگان سلسلہ کی کتابوں سے کتر و بیونت اور تحریف و تبدل کر کے حوالجات درج کر دئے ہیں۔ پڑھنے والا یہ دیکھکر کہ برنی صاحب نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا۔ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ احمدیوں کی کتابوں سے نقل ہے۔ اس مغالطہ میں پڑ جاتا ہے۔ کہ شائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے یہی عقائد ہوں جو ان کے محرف و مبدل حوالجات سے ظاہر ہوتے ہیں اس کتاب کے اب تک پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ہر بعد کا ایڈیشن پہلے سے زیادہ ضخامت میں شائع ہوا ہے۔ یہاں تک کہ یہ کتاب ۱۱۶ صفحہ سے اب ۱۱۷۰ صفحہ تک پہونچ گئی ہے۔

اس امر کی سخت ضرورت تھی۔ کہ اس کے ذریعہ سے جو مضر پراپیگنڈا جماعت احمدیہ کے خلاف کیا گیا ہے۔ اس کا ازالہ کیا جائے۔ چنانچہ اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر سید بشارت احمد صاحب کی طرف سے "تصدیق احمدیت" کے نام سے ایک کتاب حیدرآباد دکن سے اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی طرف سے "ہمارا مذہب" کے نام سے ایک دوسری کتاب شائع ہوئی۔ ان کتابوں کے پڑھنے سے سمجھدار پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مگر چونکہ یہ کتابیں علی الترتیب ایڈیشن اول اور ایڈیشن دوم کے جواب میں تھیں اور اب بعد کے ایڈیشنوں میں مؤلف برنی نے کتاب کی پہلی ترتیب فصول و عنوانات کو کسیقدر بدل کر فصول و عنوانات اور حوالہ جات میں بہت کچھ زیادتی کر دی تھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ ایسی کتاب شائع کی جائے جو برنی صاحب کے مغالطات اور ان کے پیدا کردہ وساوس کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک زبردست حربہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا ایک عمدہ ذریعہ ہو۔ سو الحمدللہ جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی طرف سے ایسی کتاب "بشارت احمد" کے نام سے تصنیف ہو چکی ہے۔ جس کو نظارت تالیف و اشاعت کی طرف سے جناب میر محمد اسحٰق صاحب اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ملاحظہ فرما کر اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ یہ کتاب بہت ہی محنت سے لکھی گئی۔ اور شائع ہونے کے بعد انشاء اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے لئے ایک زبردست ذریعہ ثابت ہوگی۔ مؤلف نے جس عمدگی اور احسن پیرایہ میں برنی صاحب کے پیدا کردہ شکوک کا ازالہ کیا ہے۔ اور جس رنگ میں وفات مسیح "ختم نبوت" صداقت مسیح موعود، کفر و اسلام وغیرہ مسائل پر سیر کن بحث کر کے سلسلہ حقہ احمدیہ کی صداقت کو ثابت کیا ہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب "بشارت احمد" کو جو اس وقت چھپ رہی ہے۔ منگوا کر ضرور مطالعہ کریں۔ اور جہاں جہاں اور جس جس حلقہ میں برنی صاحب کی کتاب کی اشاعت ہوئی ہے۔ وہاں اس کتاب کی اشاعت کر کے سمجھدار شریف النفس اور منصف مزاج پبلک کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد سے واقف کرائیں۔ شائد ان کی ہدایت کا یہ ایک ذریعہ ہو جائے۔

کتاب کے مضامین کا اندازہ احباب اس خاتمہ کتاب سے کر سکیں گے۔ جو مصنف کے ایک اعلان کے ساتھ احباب کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ خریداروں کی طرف سے بہت ہی جلد آرڈر پہونچ جانے چاہئیں۔ تاکتاب کی طباعت میں ان آرڈروں کے لحاظ سے زیادتی کی جا سکے۔ ورنہ پھر کتاب کا ملنا مشکل ہوگا۔ اس لئے کہ فی الحال جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد اپنی ضرورت کے لئے ایک ہزار کاپی چھپوا رہی ہے۔ احباب اپنے آرڈر ابوعثمان حیدرآبادی منیجر کانٹیج دارالفضل قادیان کے نام بھیجیں۔ جن کے سپرد اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان)

ٹیریٹوریل فورس کی احمدیہ کمپنی میں بھرتی

اس حصۂ فوج میں جو جوان بھرتی ہوتے ہیں۔ وہ سال میں صرف دو مہینہ یعنی جنوری اور فروری میں کام کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ قابل افراد کو مزید سکھائی کے لئے دو مہینہ یعنی نومبر اور دسمبر کے لئے بھی بلایا جاتا ہے۔ کام کرنے کے دنوں کی تنخواہ راشن وردی اور آنے جانے کا ریلوے پاس ملتا ہے۔

کمانڈنگ افسر صاحب 15/1 پنجاب رجمنٹ بھرتی کے لئے دورہ کرنے والے ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے ان کا پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔ اضلاع ہوشیار پور امرت سر۔ لائل پور۔ لاہور اور گورداسپور کی جماعتیں اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور احمدی نوجوانوں کو بھرتی کے لئے پیش کریں۔

مقام	جگہ	تاریخ	وقت
۱- ہوشیار پور	ڈاک بنگلہ	۴ر اکتوبر	۴ بجے
۲- مجیٹھ	ریلوے سٹیشن	۵ر اکتوبر	۱۱ بجے
۳- جنڈیالہ	ڈاک بنگلہ	۶ر اکتوبر	½ ۱۱ بجے
۴- لاہور	آئی۔ ٹی کینٹین نزد ریلوے سٹیشن	۷ ر ر	۱۲ بجے
۵- قادیان	پل نہر ہرچووال	۸ر اکتوبر	۱۲ بجے

بھرتی کا معیار

۱- عمر ۱۸ سال سے ۲۳ سال تک ہو۔ ۲- نظر درست ہو ۳- عام صحت اچھی ہو ۴- قد پانچ فٹ چھ انچ سے کم نہ ہو ۵- چھاتی عام حالت میں کم از کم ۳۲ انچ اور پھلانے سے کم از کم دو انچ پھول جائے۔

چند اسامیاں جونیر گریڈ افسروں کی خالی ہیں۔ جن کے لئے ایسے امیدوار چاہئیں جن کی لیاقت کم از کم میٹرک یا میٹرک تک ہونی چاہیئے۔ اور اپنے علاقہ میں بارسوخ ہوں تاکہ بھرتی کے لئے احمدی نوجوان جمع کر سکیں۔ ایسے امیدواروں کی درخواستیں دفتر نظارت امور خارجہ میں ۳۰ ستمبر تک آجانی چاہئیں درخواستوں پر جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش ہونی ضروری ہے

(ناظر امور خارجہ)

سمبڑیال میں تبلیغی جلسہ

۲۰ ستمبر۔ سیالکوٹ سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ اور زبیدہ خاتون صاحبہ تشریف لائیں زبیدہ خاتون صاحبہ نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے ایک پُرتاثیر لیکچر دیا۔ جس سے حاضرات بہت محظوظ ہوئیں۔ دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوا جس میں زبیدہ خاتون صاحبہ نے پہلے تقریر کی۔ دوسری تقریر سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے دعا پر کی اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح بچوں کی تربیت کرنی چاہیئے۔ پہلے اجلاس میں ہم نے ہرچند کوشش کی۔ لیکن غیر احمدی مستورات جلسے میں نہ آئیں۔ لیکن دوسرے اجلاس میں خود ہی شامل ہوئیں۔ اور آس پاس کے مکانوں میں بھی سنتی رہیں۔ تبلیغ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار امام الدین سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب کی جنگی اقوام کی اہمیت

آنریبل میجر سردار سر سکندر حیات خان کے۔ بی۔ ای وزیر اعظم پنجاب کے اعزاز میں مرکزی مجالس وضع آئین و قوانین کے پنجابی ممبروں کی طرف سے ڈیویکو بال روم شملہ میں ۱۱ ستمبر ۱۹۴۳ء کو ایک جلسہ ضیافت منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر آنریبل ممدوح نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا یہ ایک خوش آئند حسن اتفاق ہے کہ میرے کابینہ میں سے چار ارکان جن میں میرے بہادر اور شجاع دوست میجر خضر حیات خان شامل ہیں۔ جنگی اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے باقی ماندہ رفیق کار جو شعبہ خزانہ کے نگران ہیں کا تعلق کسی جنگجو جماعت سے نہیں۔ لیکن ہم میں سے جن کو اسمبلی کے گذشتہ اجلاس کے دوران میں ان کی تقریریں سننے کا موقع ملا ہے وہ مجھ سے اتفاق کریں گے۔ کہ جب موقع آپڑے تو وہ بھی میدان کارزار میں یوں داد شجاعت دیتے ہیں۔ کہ شاید و باید۔ انہیں ان جنگی اقوام کی جو صوبہ ہذا کی آبادی کا کثیر حصہ ہیں۔ ضروریات و خواہشات کا گہرا احساس ہے اور حکومت پنجاب نے حال ہی میں یہ جو فیصلہ کیا ہے کہ پرنس آف ویلز ملٹری سکول اور انڈین ملٹری اکیڈیمی میں یہ وظائف سالانہ دئیے جائیں۔ جن کی میعاد ۹ سال ہو۔ یہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ جہاں جنگی اقوام کے مفاد اور جائز مطالبات کا تعلق ہو حکومت پنجاب بہ حیثیت مجموعی ان پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار رہے گی اگرچہ مجوزہ سکیم کے نتیجہ میں آخر کار ۵۷ پنجابی وظیفہ خوار ایک وقت پر پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری اور انڈین ملٹری میں تربیت حاصل کر رہے ہونگے۔ لیکن بذاتہ اس رعایت سے ہندوستانی افسروں کے لڑکوں کے لئے کافی سہولتوں کی بہم رسانی کا مطالبہ پورا نہیں ہوگا فوج میں ہندوستانی عنصر کو بڑھانے کی سکیم کے نتیجہ میں افسران مذکور کے لڑکوں کے لئے موزوں ملازمت حاصل کرنا بیش از بیش غیر یقینی اور مشتبہ ہو گیا ہے اور اس سے قدرتی طور پر اس مستحق جماعت میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے یہ حکومت اور ملک کی طرف سے وہ اچھے سلوک کے مستحق ہیں۔ اور یہ امر یقیناً افسوسناک ہوگا۔ کہ ایسے خاندانوں کے لڑکے جن کی فوجی روایات اور تعلقات کا سراغ چار چار بلکہ پانچ پانچ پشتوں تک ملتا ہے۔ مالی وجوہ کی بناء پر فوج سے تعلق منقطع کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ حکومت پنجاب اپنے محدود ذرائع کے اندر جو کچھ کر سکتی ہے۔ بدستور کرتی رہے گی۔ لیکن ہماری امکانی مساعی کے باوجود یہ مسئلہ نہایت جزوی طور پر ہی حل ہو سکیگا۔ میری پختہ رائے ہے کہ یہ جماعت اپنی طویل اور شاندار روایات کی حامل ہے اور ہندوستانی فوج کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور اگر اس کا تعلق وابستہ نہ رہا۔ تو اس سے ہماری حامی رجمنٹوں کی کارزاری اندازہ صلاحیت میں نمایاں فرق پڑ جائے گا۔ مجھے شک نہیں۔ کہ اس مسئلہ پر جو فوج اور ملک کے نقطہ نظر سے نہایت اہم ہے۔ ہز ایکسی لینسی حضور کمانڈر انچیف اور حکومت ہند جلدی اور ہمدردانہ غور فرمائیں گے

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

اعلان نکاح میرے لڑکے ظفر علی کا نکاح مسماۃ امۃ السلام بنت میاں الٰہ دتا صاحب گجراتی مرحوم کے ساتھ ۲۵ ستمبر ۴۳ء مسجد دار الرحمت میں مولوی غلام محمد صاحب نے پانچصد روپیہ حق مہر پر پڑھا جو بصورت نقد و زیورات ادا کیا گیا۔ (نور احمد چک ۲۲ ضلع نواب شاہ سندھ)

صیغہ جات تحریک جدید کے متعلق اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محکمہ تحریک جدید کو مختلف صیغوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ لہٰذا دوستوں کو چاہئیے۔ کہ جس ضرورت کے لئے خط و کتابت کرنا چاہیں۔ اس سے متعلقہ دفتر کے نام خط ارسال کریں۔ ذیل میں صیغہ جات کے ذمہ دار افسروں کے نام درج کئے جاتے ہیں

(۱) سکرٹری امانت جائداد تحریک جدید۔ تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۲ کے ماتحت جو دوست ماہوار کچھ رقم جمع کرا رہے ہیں۔ اس کے حسابات اور دیگر امور کے متعلق دوست اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(۲) فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ جو دوست اپنے ارسال کردہ وعدہ چندہ تحریک جدید۔ یا ارسال کردہ رقم چندہ کے متعلق کچھ دریافت فرمانا چاہیں وہ اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔

(۳) ناظم تجارت و تربیت۔ جو دوست بورڈنگ تحریک جدید دار الصناعت یا تجارت بیرون ہند سے متعلقہ کسی امر کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں۔ وہ اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔

(۴) انچارج تحریک جدید۔ مندرجہ بالا امور کے علاوہ کسی مطالبہ تحریک جدید سے متعلقہ امر کے متعلق خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔

(۵) تار کا پتہ۔ دفتر تحریک جدید کے لئے تار کا پتہ رجسٹرڈ حرف "Tahr" ہے۔ لہٰذا صرف Tahr Qadian لکھنا کافی ہے۔

نوٹ:۔ دوستوں کو چاہئیے۔ کہ مقررہ عہدوں کے علاوہ دفتری خط و کتابت میں کوئی اور عہدہ جیسے سکرٹری تحریک جدید ناظر تحریک جدید وغیرہ نہ لکھا کریں۔ اس طرح ان کے خطوط متعلقہ محکمہ کو نہیں ملتے۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

ضروری اعلان

میاں عبد الحق صاحب جو قادیان میں بسکٹ وغیرہ کی دکان کرتے تھے ایک عرصہ سے اپنے اہل و عیال کو قادیان میں چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ ان کے اہل و عیال اخراجات کی تنگی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ اگر ان کی نظر سے یہ سطور گزریں۔ تو وہ فوراً واپس آکر اپنے بال بچوں کو سنبھالیں۔ ورنہ جس دوست کو ان کا پتہ ہو۔ وہ انہیں واپس آنے کے لئے تلقین کریں۔ اور نظارت ہذا میں بھی ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ

ضرورت

لاہور میں ایک فرم کے لئے ایک ایسے دیانتدار آدمی کی فوری ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں تجارتی خط و کتابت کر سکے۔ اور حسابات رکھ سکے تنخواہ -/-/۲۵ روپے ماہوار ہو گی اور شخصی ضمانت بھی دینی ہو گی ضرورتمند اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ میرے پاس بھجوا دیں۔

بورڈران تحریک جدید کو اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول بعد رخصتہائے موسم گرما ۲۵ ستمبر کو کھل گیا ہے بعض لڑکے ابھی تک واپس نہیں آئے۔ ان کے اوران کے والدین یا سرپرستوں کو واپس پہنچنے یا بھیجنے کے لئے فوری توجہ کرنی چاہئیے۔ کیونکہ غیر حاضروں پر جرمانہ بھی ہو رہا ہے اور اگر وہ جلدی نہ آگئے تو نام کٹ جائے گا۔ (سپرنٹنڈنٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستحقین کو قرآن شریف خرید کر دینے کا صدقہ جاریہ

بعض مستحق طلباء نظارت ہذا میں قرآن کریم کے لئے درخواست دیتے رہتے ہیں اسکے لئے کچھ عرصہ سے نظارت نے یہ تحریک جاری کی ہوئی ہے۔ کہ ذی استطاعت اصحاب قرآن شریف یا قرآن شریف کی قیمت نظارت میں بھیج دیا کریں۔ تا مستحق طلباء کو قرآن شریف دئے جاسکیں۔ اب چونکہ سابقہ جمع شدہ قرآن شریف قریب الاختتام ہیں۔ لہذا احباب کی خدمت میں دوبارہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ قرآن شریف یا اس کی قیمت نظارت ہذا میں بھیج دیں۔ تا قرآن شریف مہیا کئے جاسکیں۔ یہ ایک کار ثواب ہے۔ اور صدقہ جاریہ۔ لہذا امید ہے۔ کہ احباب توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

قرآن شریف کی ایک جلد کی قیمت کا اندازہ ایک روپے سے لیکر دو روپے تک ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

آداب مساجد کے متعلق ضروری اعلان

بعض دفعہ یہ امر مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ احباب ناواقفی کی وجہ سے مساجد کے آداب کا پورا پورا خیال نہیں رکھتے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے نظارت ہذا نے مساجد کے آداب کو یکجائی طور پر طبع کرا دیا ہے۔ تاکہ یہ آداب مساجد میں چسپاں کئے جاسکیں اور احباب کے زیر نظر رہیں۔ کئی احباب نے آداب کو خرید بھی لیا ہے۔ مگر تاحال پوری پوری توجہ اس طرف نہیں کی گئی۔ لہذا جن احباب نے یہ آداب ابھی تک نہیں خریدے وہ جلد منگوا لیں۔ ایک کاپی کی قیمت ایک پیسہ ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ محصول ڈاک اور قیمت فارم کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے نظارت ہذا میں بھیج دیئے جائیں تا فارم ارسال کئے جاسکیں۔ گتوں پر چسپاں شدہ فارم بھی موجود ہیں۔ ان کی قیمت ایک آنہ فی کاپی ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

قابل توجہ اعلان برائے عہدیداران و موصی صاحبان

ضمیمہ رسالہ الوصیت ہدایت ۵ یہ ہے۔ کہ ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ اسکو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں۔ تو ان کو دور کر کے اجازت دے۔ دوست ہدایت مذکور کی ہمیشہ پابندی کیا کریں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

بٹالہ سٹیشن پر احمدی دوکاندار

پنڈت محمد عبد اللہ صاحب احمدی مہاجر ساکن قادیان نے بٹالہ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر دوکان کا ٹھیکہ لیا ہے۔ احمدی احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دوست پھل اور دیگر خور و نوش کی اشیاء خریدتے وقت اپنے بھائی کا پورا خیال رکھیں۔ نرخ بھی ارزاں ہوگا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵ﷲ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

رسالہ محشر خیال دہلی

کا

نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جایئے۔ مفت نمونہ طلب کرنے کیلئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے۔

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمےٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ اس علاج کو نہایت مفید پائیں گے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ مسٹر ڈگلس ینگ چیف جسٹس۔ مسٹر جسٹس منرو اور مسٹر جسٹس سکیمپ آف لاہور ہائیکورٹ آج صبح یورپ سے بمبئی پہنچے۔

کوئٹہ ۲۶ ستمبر۔ آج صبح ۱۰ بجے کوئٹہ میں زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ جو چار سیکنڈ تک جاری رہا۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پرسوں شب کٹڑہ بھائی کرم سنگھ میں ایک تاجر کے مکان میں آگ لگ گئی۔ آگ اس سرعت سے پھیل گئی۔ کہ بہت تھوڑے عرصہ میں تمام عمارت جل کر خاکستر ہو گئی نقصان کا اندازہ ۱۰ ہزار روپیہ سے زائد لگایا جاتا ہے۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ سردار اچھر سنگھ جتھہ دار گوردوارہ ڈیرہ کو کل زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا تھا۔ آج پولیس اس کا ریمانڈ حاصل کر کے اسے شیخوپورہ لے گئی۔ جہاں ۲ اکتوبر کو اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ ملزم کے خلاف جنڈیالہ شیر خاں میں ایک تقریر کرنے کا الزام ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ چین میں غیر مصافی آبادی پر جاپان کے فضائی حملوں کے خلاف اس جگہ جلسوں اور قراردادوں کے ذریعہ حقارت و نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مجلس اقوام کی یونین کی مجلس عاملہ نے حکومت برطانیہ کو قرارداد بھیجی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر مجلس اقوام کی مجلس مشاورت یہ معلوم کرے کہ موجودہ جنگ کی ذمہ داری جاپان پر عائد ہوتی ہے۔ تو تمام متعلقہ ممالک کو چاہیئے۔ کہ جاپانی مال کا بائیکاٹ کر دیں۔

اسکندریہ ۲۶ ستمبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ شاہ فاروق کے ساتھ وفاداری اور اطاعت کے لئے قریباً ۸۰ ہزار مزدوروں نے

جلوس نکالا۔ ہجوم کے ایک حصہ نے قصر شاہی کے قریب ایک گلی میں داخل ہونا چاہا۔ لیکن ہجوم کی کثرت کے باعث ۳۰ سے ۴۰ تک آدمی پاؤں تلے روندے گئے اور متعدد شدید مجروح ہوئے۔

لکھنؤ ۲۶ ستمبر جاپانی وزارت کے تازہ اجلاس میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ جمعیتہ اقوام کی اس کمیٹی میں جس میں جاپان اور چین کے باہمی تنازعہ پر بحث ہوگی۔ جاپان اپنا نمائندہ نہیں بھیجے گا۔

پشاور ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے بہت سے آنریری مجسٹریٹوں نے گورنمنٹ کو مطلع کرنا شروع کر دیا ہے کہ وہ ان عہدوں سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اس وقت تک ۵ ہزار آنریری مجسٹریٹوں

لاہور ۲۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آنریبل میاں سر فضل حسین کے صاحبزادے میاں نسیم حسین صاحب ایم اے کو ہائی کمشنر فار انڈیا کے پرائیویٹ سکرٹری کی حیثیت سے لنڈن بھیجا جا رہا ہے وہ اس وقت قصور میں سب ڈویژنل افسر ہیں۔

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ فلسطین کانفرنس کلکتہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن صدیقی۔ چوہدری خلیق الزمان راجہ آف محمود آباد اور مولانا حسرت موہانی پر مشتمل ایک وفد اسلامی ممالک میں جا کر فلسطین کی تقسیم کے متعلق ہندوستانی مسلمانوں کا نقطہ نگاہ واضح کرے۔

لکھنؤ ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت تعلیم نے تمام انٹرنس سکولوں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ طلبا کو تعلیم دینے کا ذریعہ ہندوستانی بنایا جائے۔ اور کسی کو پابند نہ کیا جائے کہ وہ ضرور انگریزی ہی میں تعلیم حاصل کرے۔

رائچپورہ ۲۶ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے گھگر میں متواتر چار پانچ یوم سے زبردست سیلاب آنے کی وجہ سے قرب وجوار کے دیہات کی فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ متعدد مویشی غرق ہو گئے ہیں دو گاؤں خصوصاً سیلاب کے نقصانات کا شکار ہو رہے ہیں

امرتسر ۲۶ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ خالصہ کالج کے بعض طلبا رخصتوں کے دوران میں کالج میں ہڑتال کرانے کے متعلق مختلف شہروں کا دورہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ کالج کھلنے پر چھ پروفیسروں کے اخراج کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال کر دی جائے گی۔

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ اخبار "سندھ سٹینڈرڈ" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پونا کو صوبہ بمبئی کا مستقل دارالحکومت بنا دیا جائے گا۔ اور وہاں بمبئی اسمبلی کے اجلاس ہوا کریں گے۔

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ آج بمبئی میں "یوم چین" کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام میں زبردست تقریریں کی گئیں جن میں جاپان کے حملہ اور شہریوں پر فضائی بمباری کی مذمت کی گئی۔ جاپانی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ کیا گیا۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ پولیس کے سپاہیوں کی سترہ اسامیوں کے لئے ایک ہزار امیدوار سینیئر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کے سامنے پیش ہوئے ان میں سے بہت سے میٹرک۔ ایف اے اور بی۔ اے تھے۔ پولیس افسر نے ۳۵ امیدوار منظور شدہ فہرست میں رکھے۔ جن میں سے سترہ مستقل طور پر رکھ لئے گئے۔

نانکن ۲۶ ستمبر۔ مارشل چیانگ

کینگ کے صدر مقام میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چینیوں نے شمالی شانسی کے محاذ پر سب سے بڑی فتح حاصل کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زبردست دوبدو جنگ کے دوران میں انہوں نے ۵ ہزار جاپانیوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور ۳ ہزار کو گرفتار کر لیا۔

شنگھائی ۲۶ ستمبر۔ ایک جاپانی نمائندہ کا بیان ہے کہ پاؤ شان میں مقیم جاپانی افواج کے پانچصد سپاہی دو مقتول میں ہیضہ کی وبا میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے

شنگھائی ۲۶ ستمبر۔ اخبار "نانکن ٹائمز" نے صوبہ کانسو اور شانسی کے مسلمانوں کا ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہ مادر وطن کی خاطر جانیں قربان کر دیں گے۔ مگر جاپان کی اطاعت قبول نہ کریں گے۔ اس اعلان کے نتیجہ میں مسلمان بڑے جوش سے فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں۔

قاہرہ ۲۶ ستمبر شاہ فاروق نے رعایا کی طرف سے ایک تاج کی پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے یہ تاج رعایا کے چندہ سے تیار کیا گیا ہے شاہ موصوف نے مشورہ دیا ہے کہ اس

زیب النساء کا دستکاری نمبر

ملک کے مشہور زنانہ رسالہ زیب النساء کا دستکاری نمبر حسب معمول ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں شائع ہوگا جسے ملک کی مشہور اور ماہر دستکار بہنیں محترمہ سیدہ اشرف و سنجیدہ اشرف مؤلف گلدستہ تارکشی نے مرتب کیا ہے جس میں دستکاری کے متعلق بہترین مضامین گلکاری ریبن کی کڑھت سلمہ اور رنگین تاروں کا کام چکن کاری سوزن کاری موتیوں کا کام شکوپیس کی سحر کاری تارکشی وغیرہ کے نمونے و خاکے درج ہونگے یہ دستکاری نمبر جملہ دستکاری کی کتب پر حاوی ہوگا ہر لڑکی اور عورت کیلئے بیحد مفید ہوگا حجم ۱۰۰ صفحے ۸ ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ مینیجر زیب النساء لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی